حکمت کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے
جہاں اُسے مل جائے مومن اسکا حقدار ہے
(الحدیث)

انتخاب۔ ادارۂ الحق

کلمۃ الحکمۃ

● **ایک حقیقت پسندانہ معیار** | اکابر دیوبند کے کمالات جانچنے کا ایک حقیقت پسندانہ معیار حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ان الفاظ میں پیش فرمایا ہے :- "لوگ کہتے ہیں کہ رازیؒ اور غزالیؒ پیدا ہونا بند ہو گئے مگر بالکل غلط ہے۔ ہمارے حضرات (اکابر دیوبند) رازیؒ اور غزالیؒ سے کم نہ تھے۔ علوم میں بھی کمال میں بھی بات یہ ہے کہ حیات میں قدر نہیں ہوتی، مرجانے کے بعد رحمۃ اللہ علیہ اور پچاس برس گذرنے کے بعد قدس سرہٗ ہو جاتے ہیں۔ اور تماثل کے معلوم ہونے کا بڑا اچھا معیار ہے۔ ان کی تحقیقات کو بھی دیکھ لیا جائے اور ان حضرات کی تصنیفات بھی اس سے معلوم ہو جائے گا ۔۔۔ (الافاضات الیومیہ ص ۲۹۹ ج ۲) ان حضرات کی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کرا دیا جائے اور بتلایا نہ جائے تو دیکھنے والے رازیؒ اور غزالیؒ کے زمانہ کی بتلاویں گے۔ (حسن العزیز ص ۳۸۴ ج ۲) [معارف نومبر ۱۹۶۷ء]

● **جامعیت** | حضرت نانوتوی قدس سرہٗ کی ذات ستودہ صفات انیسویں صدی کے نصف آخر میں بے شبہ آیتٌ من آیات اللہ تھی، آپکے علمی، عملی، اخلاقی اور روحانی کارنامے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ قدرت نے رازیؒ کا فلسفہ، شعرانیؒ کا علم الکلام، غزالیؒ کا سوز و گداز، ابن تیمیہ کا صولت بیان، ولی اللہ کی حکمت و دانش، احمد سرہندی کی غیرت و حمیت اسلامی اور ٹیپو کی شجاعت یہ سب چیزیں کس فیاضی سے ایک شخص میں جمع کر دی تھیں۔ [سعید احمد اکبر آبادی۔ برہان دہلی نومبر ۱۳۸۷ھ]

● **وقت کی قدر** | ۔ اخیر کو میں سوتے سے اٹھا تو ایک ہمسفر نے کہا کہ جہاز کا انجن ٹوٹ گیا۔ میں نے دیکھا تو واقعی کپتان اور جہاز کے ملازم گھبرائے پھرتے تھے اور اسکی درستی کی تدبیریں کر رہے تھے۔ انجن بالکل بیکار ہو گیا تھا اور جہاز آہستہ آہستہ ہوا کے سہارے سے چل رہا تھا۔ میں سخت گھبرایا اور نہایت ناگوار خیالات دل میں آنے لگے۔ اس اضطراب میں اور کیا کر سکتا تھا، دوڑتا ہوا مسٹر آرنلڈ کے پاس گیا وہ اس وقت نہایت اطمینان کیساتھ کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ آپکو کچھ خبر بھی ہے؟ بولے ہاں انجن ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپکو کچھ اضطراب نہیں؟ بھلا یہ کتاب دیکھنے کا کیا موقع ہے؟ فرمایا کہ اگر جہاز کو برباد ہی ہونا ہے تو یہ تھوڑا سا وقت اور قدر کے قابل ہے۔ اور ایسے قابل قدر وقت کو رائگاں کرنا بالکل بے عقلی ہے ان کے استقلال اور جرأت سے مجھ کو اطمینان ہوا۔ آٹھ گھنٹے بعد انجن درست ہوا۔ اور بدستور چلنے لگا۔ [سفرنامہ مصر و شام۔ از مولانا شبلی]